

حقیقت میں وہ اک ہلکے کتے کا کتورا تھا
نبوت کادیاں والے پیسبر کی دھتورا تھا
یہ ثابت کر چکا ہے نسل میں وہ کن کھجورا تھا
پڑے گا فرق کیا خنزیر کالا تھا کہ بھورا تھا
نبی کا نام گاماں تھا خلیفہ اس کا گورا تھا
وہ کانا آدمی بھی نامکمل تھا اڈورا تھا
کہ دی انگریز نے اُس کو نہ چاٹی نہ چٹورا تھا
نہ اک الہام سچا تھا نہ اک وعدہ ہی پورا تھا

وہنگی کھیل میں گاماں فقط بچہ جمورا تھا
مسلمانوں کے ایرانوں کا قتل عام کرنے کو
چپک جانا وہ اس کا ملت بیصنا کی چڑی سے
کوئی ہو کادیانی یا ہو لاہوری وہ کافر ہے
خدا کے برگزیدہ لوگ ایسے ہو نہیں سکتے
اسے انسان کہہ دینا بھی ہے توہین انسان کی
ٹکٹا فلسفے کے دودھ سے پھر کس طرح کھن
خدا شاہد ہے اسکی قبر پر لعنت برستی ہے

غلام احمد کی تحریریں بھی پڑھ کر دیکھ لو کاشف

ہماری نظم پڑھ کر تم نے بے شک منہ بسورا تھا

انتخابی لیڈر سے

پھر مظلومی میں خواب کئی بن رہا ہوں میں
کتنے برس سے راہ نما چن رہا ہوں میں
کچھ کشنگان غم کی صدا سن رہا ہوں میں
گرمی فضا میں ظلم کی ہے بھن رہا ہوں میں

باتیں تمہاری سن کے تو سر دھن رہا ہوں میں
مجھ کو کسی نے بھی نہ چنا رحم کے لئے
اے قلب ناصبور نہیں دور انقلاب
تازہ ہوئی ہیں یادیں غلامی کے دور کی

کاشف نہ جائے گی کوئی فریاد رائیگاں

ہاتھ کی یہ فلک سے ندا سن رہا ہوں میں